بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

روزنامہ

الفضل

قادیان

جلد ۳۵ نمبر ۱۹۲ مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء

جلد ۱۰ نمبر ۱۷ ۱۴ ماہ ظہور ۱۳۲۶ ہش ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ

قیمت سالانہ ۱۸ روپے ششماہی ۹ روپے سہ ماہی ۴ روپے ۸ آنے

ہفت روزہ بدر قادیان جلد ۱۰ نمبر ۱۷ ۱۴ ماہ ظہور ۱۳۲۶ ہش ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء

جلد ۳۵ نمبر ۱۹۲

مینیجر المسیح

قادیان ۱۳ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ نقاہت زیادہ ہوگئی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library

مومن کا سب سے کاری حربہ دعا ہے

دنیادار اور مومن کا مابہ الامتیاز یہ ہے کہ دنیادار جو کام کرتا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے صرف اپنی عقل اور مادی طاقتوں پر بھروسہ رکھتا ہے۔ مگر مومن جہاں عقل اور مادی طاقتوں کو استعمال بھی کرتا ہے۔ تو ساتھ ہی اپنی کامیابی کا تمام انحصار اس ہستی پر رکھتا ہے۔ جو خود اس کی ہستی اس کی عقل اور ان مادی طاقتوں کو پیدا کرنے والی ہے

اگر آپ انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں کے کاروبار کو دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ باوجودیکہ مادی لحاظ سے وہ اپنے مخالفین سے بالکل مقابلہ نہیں کرسکتی تھیں۔ مگر آخر میں وہی کامیاب ہوتی رہی ہیں۔ قرآن کریم میں ہے لغلبن انا ورسلی۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ مقدر کردیا ہے۔ کہ میں (یعنی اللہ تعالیٰ) اور میرے رسول ہی کامیاب ہونگے۔

چنانچہ جنگ بدر میں جہاں کفار کی تعداد ایک ہزار سے کم نہ تھی۔ وہاں مسلمان صرف ۳۱۳ تھے۔ پھر کفار نے پہلے ہی ایسے مقام پر اپنا قبضہ جمالیا تھا۔ جو جنگی نقطہ نظر سے بہت موزوں تھا۔ مسلمان صرف اپنے مولیٰ کے بھروسے پر نکل کھڑے ہوئے تھے۔

ہاں ان کو بھی ایک چیز پر ناز تھا۔

دعائیں کرو دعائیں کرو اور دعائیں کرو

ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

"جو لوگ اس عمر کے نہیں اور نوجوانوں کی طرح پہرہ وغیرہ کا کام نہیں کرسکتے۔ ان سے میں کہتا ہوں۔ کہ وہ جتنے زیادہ اعتکاف میں بیٹھ سکیں۔ اتنے ہی زیادہ بیٹھ جائیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور اتنی دعائیں کریں۔ کہ جیسے محاورہ میں کہتے ہیں۔ کہ ان کے ناک رگڑے جائیں۔ اور ان کے ماتھے گھس جائیں تمہیں چاہیئے کہ آج یونسؑ نبی کی قوم کی طرح تمہارے بچے اور تمہاری عورتیں اور تمہارے نوجوان اور تمہارے بوڑھے سب کے سب خدا تعالیٰ کے سامنے روئیں۔ تاکہ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو تباہی سے بچالے۔ اور اپنے فضل سے ہماری دستگیری کرے۔ دنیا میں ہر شخص کا کوئی نہ کوئی سفارش کرنے والا موجود ہے۔ کسی کی ستارتیں اس کی سفارش کر رہی ہیں۔ کسی کے بنک اس کی سفارش کر رہے ہیں۔ کسی کے اعداد و شمار اس کی سفارش کر رہے ہیں۔ کسی کے سپاہی اس کی سفارش کر رہے ہیں۔ لیکن اگر کوئی جماعت دنیا میں زندہ رہنے کی مستحق ہے۔ اور اگر کوئی جماعت دنیا میں پُرامن کام کر رہی ہے۔ تو وہ تمہاری جماعت ہے۔ مگر تمہاری پشت پر کوئی نہیں جو تمہاری سفارش کرنے والا ہو سوائے خدا تعالیٰ کی ذات کے۔ اس لئے اگر ہم اپنی دعاؤں اور گریہ و زاری سے خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لیں۔ تو یقیناً دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی ہمارے حقوق کو تلف نہیں کرسکتی۔ لیکن اگر ہم خدا تعالیٰ کے فضل کو نہ کھینچ سکیں۔ تو ہم سے زیادہ بے یارومددگار دنیا میں اور کوئی نہیں ہوگا۔"

(الفضل ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء)

اور وہ تھیں دعائیں۔ کفار کے پاس سب کچھ مسلمانوں سے زیادہ تھا مگر ایک یہی چیز نہیں تھی۔

آخر واقعات نے ثابت کردیا کہ یہی چیز جو شائد کفار کی نظر میں وہم پر منحصر تھی۔ کفار کے تمام لاؤلشکر سازو سامان تعداد کی زیادتی اور رجزخوانی پر بھاری ثابت ہوئی

مومنین کی اس چھوٹی سی جمعیت کا الٰہی سپہ سالار حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دنیاوی نقطہ نظر سے جنگوں کی مہارت نہ رکھتے تھے۔ پہلی ہی دفعہ ایسی جنگ پیش آئی۔ مگر آپ کے پاس نہایت کاری ضرب لگانے والا جو ہتھیار تھا وہ دعا ہی تھی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد میں گڑگڑا کر نہایت گریہ وزاری سے دعاؤں میں مصروف ہو رہے تھے۔ اور آپ کی زبان مبارک پر بار بار یہی الفاظ تھے۔ کہ اے خدا اگر آج یہ مسلمان مٹ گئے تو دنیا میں تیرا نام لینے والا کوئی نہیں رہے گا۔

باوجودیکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فتح کے کھلے کھلے وعدے اللہ تعالیٰ نے فرمائے ہوئے تھے۔ مگر پھر بھی آپ نے اس قدر دعائیں مانگیں کہ مومنین نے پوچھ لیا۔ کہ "کیا اللہ تعالیٰ کے وعدے نہیں ہیں" مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "ہاں بے شک اس کے وعدے تو ہیں مگر وہ بے نیاز بھی بڑا ہے۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ انبیاء کا دعا پر کتنا بھروسہ ہوتا ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

بھائی عبدالرحمن صفا قادیانی پونسر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

اللہ اللہ! جماعت احمدیہ کی خوش قسمتی ملاحظہ فرمایئے۔ آج ہم نے اپنی آنکھوں سے وہی نظارے دیکھے ہیں۔ جو انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں نے دیکھے۔ باوجودیکہ ہماری جماعت سیاسیات سے بھاگتی ہے۔ ہندوستان کی سیاسی بے چینی کا اثر ہم پر دوسروں سے بھی زیادہ ہوا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تقسیم پنجاب کی گتھی کچھ ایسی الجھنیں اپنے اندر رکھتی ہے۔ کہ ہمارا سب سے مقدس مقام جو ہندوستان میں ہے۔ وہ ایسی جگہ واقع ہے۔ کہ ہر دو متنازع جماعتیں اسکو اپنے حدود میں لینا چاہتی ہیں۔ خاصکر وہ جماعت جو متقابل جماعت کے ساتھ ہمیں بھی خواہ مخواہ اپنا دشمن سمجھتی ہے۔ حالانکہ خدا تعالےٰ جانتا ہے۔ کہ ہم کسی کے دشمن نہیں۔ بلکہ سب بنی نوع انسان کے یکساں خیر خواہ ہیں۔ اور صرف انصاف اور عدل کے دوست ہیں۔ یہ ایک ایسا روح فرسا اور جانکاہ وقت ہے۔ کہ ایک اللہ تعالےٰ کا بندہ ہمارا رہنما نہ ہوتا۔ تو کب کے ہمت ہار بیٹھتے۔ اس بات کو جانے دیجئے۔ کہ اس اللہ تعالےٰ کے بندے نے کتنی محنت اور مشقت ہماری حفاظت کے لئے برداشت کی۔ یہ دنیا جانتی ہے۔ لیکن ایک بات جو دنیا نہیں جانتی۔ اور ہم ہی جانتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس نے انبیاء کے نسخہ کا استعمال ہم کو بتایا۔ جو انبیاء علیہم السلام مصائب کے وقت استعمال کرتے رہے ہیں۔ اور وہ ہے

دعا

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فداہ امی و ابی نے نہ صرف خود دعاؤں میں رات دن ایک کر دیا۔ بلکہ ہم کاہلوں اور تساہل کے بندوں کو بھی بیدار کیا۔ اور اسی تیر بہدف نسخہ کا استعمال سکھایا۔ الحمد للہ اب ہمارے دلوں میں پورا پورا اطمینان ہے۔ کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ کریگا۔ وہ یقیناً ہمارے لئے بہتر ہی ہوگا۔ کیونکہ ہم بھی اپنے دلوں میں محسوس کر رہے ہیں۔

ان ربی علی کل شئ قدیر۔

نوائے بینوا

مے نویسم میگزارم باز گیرم خامہ را
ماجرائے درمیانِ ناظر و منظور ہست
کار دیں باصد خموشی حسبۃ للہ کن کہ
خدمتِ اسلام مے باید بجز از احمدی
ما کفن بر سر کشیدیم از پئے تبلیغ دیں
ہست از روئے عقائد سرگروہ جاہلاں
انتظار ابن مریم میکند از آسماں

خود نمے دانم چساں طے میکنم غمنامہ را
خاصگاں راز و خبر نے ناچہ پرسی عامہ را
عشق بر خود کے پسند د شورش و ہنگامہ را
بر قدِ موزون او ببریدہ اند ایں جامہ را
تا تو بر تن راست کردی جبہ و عمامہ را
شرم باد احضرتِ علامۂ فہامہ را
از سرِ بام افگنید ایں واعظِ خود کامہ را

ہوش داری زالِ دنیا را فنور منظہر فریب
پیشِ عاقل اعتبارے نیست ایں قطامہ را

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی متعلقہ لاہور کے سلسلہ میں ایک اور روایت

شیخ امام دین صاحب حکیم صحابی ولد مولوی خیر دین صاحب احمدی صحابی سکنہ سیدوالہ ضلع شیخوپورہ نے میرے پاس بیان کیا۔ کہ لاہور جلسہ اعظم کے تین دن پہلے ہم وہاں گئے۔ قریباً ۲۷ آدمی تھے۔ مولوی جمال دین صاحب کے ہمراہ گئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قریباً ایک ہفتہ خلیفہ رجب دین صاحب یا معراج دین صاحب کے چوبارے پر رہے اسی دن مولوی برہان دین صاحب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ مولوی جمال دین صاحب کی تقریریں تھیں۔ جب ہر سہ تقریریں ختم ہوئیں۔ تو حضرت اقدس نیچے تشریف لائے۔ جلسہ میں بہت سے لوگ شامل تھے۔ حضرت اقدس نے ہم سب کی دستاریں لمبی کر کے بٹھا لیں۔ اس کے بعد حضرت اقدس کی تقریر ہوئی۔ اور ہر ایک مذہب کو مدعو کیا۔ اور اسلام کی دعوت دی۔ اسی دوران میں ایک سکھ نے پھول ڈالے۔ اور پنجابی ڈھولے کہتا آیا۔ میاں معراج دین صاحب و خلیفہ رجب دین صاحب نے اسے روکا۔ مگر اس نے کہا۔ کہ میں تو مہدی کے چرنوں میں جانا چاہتا ہوں۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ اسکو آنے دو۔ کچھ گفتگو ہوئی۔ اس کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ حضرت اقدس ایک سائقہ والے کمرے میں تشریف لے گئے۔ حضور کے ہمراہ بڑے بڑے صحابہ بھی تھے۔ مولوی جمال دین صاحب نے عرض کی۔ کہ میرے ساتھ کچھ دوست ہیں سیدوالہ کے جو حضور کی ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت صاحب نے اجازت فرمائی۔ ہم سب حاضر ہوئے۔ مصافحے کئے اور بیٹھ گئے۔ اسی دوران میں ایک مولوی محمد احسن صاحب کا دوست آ گیا۔ جس کے پاس کچھ اعلےٰ اعلےٰ پھل تھے جو اس نے حضرت اقدس کے حضور پیش کر دیئے۔ اس وقت حضرت اقدس نے پھل تمام دوستوں میں تقسیم کر دیئے۔ اس شخص نے لاہور کی تعریف اس رنگ میں کی۔ کہ یہاں پھل وغیرہ اچھے مل جاتے ہیں۔ میں حضرت اقدس کے واسطے لیتا آیا۔ حضرت اقدس نے مسکرا کر فرمایا۔ کہ ایک وقت آنے والا ہے۔ لوگ کہیں گے یہاں لاہور ہوتا تھا۔ ایک شخص بولا۔ کہ یہ غرق ہو جائیگا۔ تو حضور نے فرمایا۔ نہیں لاہور لاہور رہیگا۔

نوٹ:۔ شیخ صاحب خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں۔ خاکسار غلام محمد امیر جماعت

جھوٹا آدمی

کفیٰ بالمرء کذبًا ان یحدث بکل ما سمع (رسول اکرم)

ہر بات جسے انسان سنے اور آگے بیان کر دے۔ اس کے جھوٹا ہونے کی کافی دلیل ہے۔

سنی سنائی باتوں کو آگے بیان کرنا نہ صرف قانونی جرم ہے۔ بلکہ شرعی گناہ بھی ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صریح نافرمانی۔

(منیر احمد دہلوی)

مجالس خدام الاحمدیہ

شوریٰ سالانہ اجتماع ۱۳۲۶ھش کے لئے اپنی تجاویز ۱۵ ظہور ۱۳۰۰ھش تک مرکز میں بھجوا دیں۔

(محمد خدام الاحمدیہ)

درخواستہائے دعا

(۱) بابو محمد عبداللہ صاحب پنشنر ملازم مہمان خانہ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ (۲) محمد رمضان صاحب گوجرانوالہ کا نوزائیدہ بچہ کا چند روز سے بیمار ہے (۳) غلام احمد صاحب میانوالی ضلع سیالکوٹ کا امتحان ماہ اگست میں منعقد ہونے والا ہے۔ وہ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۴) قاضی محمد صدیق صاحب کاتب الفضل کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ (۵) ڈیرہ دون میں پیر جی عبدالرشید صاحب عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ (۶) شمشاد احمد صاحب ابن حافظ عبدالعزیز صاحب سیالکوٹ جو ٹائی عرصہ سے بیمار تھے۔ اب روبصحت ہیں۔ کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (۷) ملک فضل حسین صاحب دارالفضل کی اہلیہ صاحبہ ۱۵ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

دعائے مغفرت میرے والد بزرگوار ملک احمد خان صاحب سکنہ کھوکھر غربی ضلع گجرات بعمر قریباً ۱۲۰ سال مورخہ ۸ ۳ کو ۳ بجے دفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ ملک سلطان علی ولد ملک

Digitized by Khilafat Library

فسادات — اور — اسلامی تعلیم

از جناب ابوالعطاء صاحب جالندھری

ایمان کی یہ ایک ضروری علامت ہے کہ مومن کسی وقت بھی عقل اور انصاف کا دامن نہیں چھوڑتا۔ سب سے زیادہ جوش کا وقت وہی ہوتا ہے۔ جب فرد فرد کی جان کا دشمن ہو کر اور فرقہ فرقہ کی عداوت میں دیوانہ ہو کر ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ اور درندوں کی طرح انسانیت کی چادر کو چاک چاک کر رہے ہوتے ہیں۔ اور قوموں میں خونریز جنگ شروع ہو جاتی ہے۔ یقیناً ایسا وقت جذبات کی انتہا کا وقت ہوتا ہے۔ اور انسانی عقل لاچار ہو کر رہ جاتی ہے۔ دین اسلام نے اس موقعہ کے لئے بھی تاکیدی حکم دیا ہے۔ کہ ظالم اور غیر ظالم میں امتیاز قائم رکھا جائے اور بیوں کو ناحق ہرگز نہ ستایا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ کہ اے مسلمانو تم پر کبھی ایسا وقت نہ آنا چاہیئے کہ دشمن کی دشمنی اور اس کا ظلم تم کو عدل و انصاف سے منحرف کر دے۔ تم اپنا ہمیشہ کے لئے یہی اصل قرار دو۔ کہ عدل و انصاف کو قائم کیا جائے۔ اور ہرگز کسی قسم کی بے انصافی نہ ہو۔ یہی طریق تقویٰ کا طریق ہے۔ دوسری جگہ اللہ فرماتا ہے وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا تم سے علاً جنگ کر رہے ہیں۔ کسی قسم کی تعدی عداوت ظلم نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ تعدی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جنگ کے موقعہ کے لئے یہ ضروری حکم دیا ہے۔ کہ وہ صرف ان لوگوں سے جنگ کریں جو ان سے برسرپیکار ہوں۔ جو لوگ جنگ نہیں کر سکتے۔ یا نہیں کر رہے۔ ان سے لڑائی کے وقت بھی کسی قسم کا تعرض نہ کریں۔ ان پر کسی قسم کا ہاتھ نہ اٹھائیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تشریح میں فرمایا ہے۔ کہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں۔ کہ کسی عورت بچے بوڑھے یا راہب وغیرہ کو جنگ کے موقعہ پر بھی قتل کرے۔ جب اسلام نے عملی جنگ کے موقعہ کے لئے یہ تاکیدی حکم دیا ہے۔ تو اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ امن وغیرہ کے دوسرے اوقات میں قوموں اور افراد کے ساتھ پورا پورا انصاف کرنے کے لئے اسلام نے کس قدر تاکید فرمائی ہے۔ کسی قوم یا فرد کے متعلق رائے قائم کرتے وقت اور اس سے معاملہ کرتے وقت بھی ہمیشہ یہ ملحوظ رہنا چاہیئے۔ کہ ہم اپنی رائے اور اپنے معاملہ میں ظالم قرار نہ پائیں۔

اس وقت ہندوستان کے بعض علاقوں میں جو گڑبڑ شروع ہے۔ اس فتنہ کو آگ دینے والی بڑی وجہ یہ ہے کہ قومیں اور افراد اپنے سے مختلف خیال اور مختلف عقیدہ قوم کے ساتھ معاملہ کرنے یا اس کے متعلق رائے قائم کرنے میں انصاف سے کام نہیں لے رہے۔ اس بے انصافی کا نتیجہ یہ ہے کہ جہاں بعض ظالم اپنی کیفر کردار کو پہنچ رہے ہیں وہاں بہت سے مظلوم اور بے گناہ افراد بھی ہلاکت کے گھاٹ اتر رہے ہیں۔ پس وقت چاہیئے کہ کسی بھی قوم کے ساتھ [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آج سے ۵۹ سال قبل کا غیر مطبوعہ مکتوب

حضرت سید فضل شاہ صاحب مرحوم کے نام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند غیر مطبوعہ مکتوبات کی نقل ہمیں ڈاکٹر محمد احمد صاحب پسر جناب مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی سعی و کوشش سے ملی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اصل مکتوبات حضرت سید صاحب مرحوم کے صاحبزادے ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب کے پاس محفوظ ہیں۔ حضرت سید فضل شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس پایہ کے انسان تھے۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل الفاظ پڑھ لینے کافی ہوں گے۔ فرمایا

"حبی فی اللہ سید فضل شاہ صاحب لاہوری اصل سکنہ ریاست جموں نہایت صاف باطن اور محبت اور اخلاص سے بھرے ہوئے اور کامل اعتقاد کے نور سے منور ہیں۔ اور جان و دل سے حاضر ہیں۔ اور ادب اور حسن ظن جو اس راہ میں ضروریات سے ہے ایک عجیب انکسار کے ساتھ ان میں پایا جاتا ہے۔ وہ تہ دل سے سچے اور کامل ارادات اس عاجز سے رکھتے ہیں۔ اور للّٰہی تعلق اور حب بنی اعلیٰ درجہ انہیں حاصل ہے۔ اور یکرنگی اور وفاداری کی صفت صاف طور پر نمایاں ہے۔ اور ان کے برادر حقیقی نامور شاہ بھی اس عاجز سے تعلق محبت رکھتے ہیں۔ اور ان کے ماموں منشی کرم الٰہی صاحب بھی اس عاجز کے یکرنگ دوست ہیں (ازالہ اوہام)

آج ان میں سے سب سے پہلا مکتوب شائع کیا جاتا ہے۔ جو حضور علیہ السلام نے ۵۹ سال قبل منشی کرم الٰہی صاحب اور سید فضل شاہ صاحب کے نام رقم فرمایا تھا۔ باقی مکتوبات بعد میں شائع ہوں گے۔ یہ مکتوب میں دو ایک جگہ دیمک خوردہ ہے جس کی وجہ سے اس جگہ کے الفاظ نہیں پڑھے گئے۔ اس لئے وہاں نقاط ڈال دیئے گئے ہیں۔ (ملک فضل حسین قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی

محبی مخلصی اخویم منشی کرم الٰہی صاحب و سید فضل شاہ صاحب سلمہما اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پارسل مرسلہ آپکا جو پاجامہ و کرتہ و کیلا و سنگترے تھے پہنچ گئے جزاکم اللہ خیر الجزاء۔ مجھ کو بہت ندامت اور شرمندگی ہے کہ بیماری اور تنگی کے ایام میں اس تکلیف کے اٹھانے کا وقت نہیں ہے خدا تعالیٰ میرے عزیز دوست سید فضل شاہ صاحب کو برسرکار کرے۔ اور نیز اپنی مرادات تک پہنچا دے۔ پھر مانگ کر کیوں تکلیف دیا کرینگے۔ مجھے خوب معلوم ہے کہ میرے عزیز سید فضل شاہ صاحب کو مجھ سے بہت محبت اور اخلاص ہے۔ اور وہ مخالف بدگو کے مقابل پر بوجہ جذبہ اخلاص صبر نہیں کر سکتے۔ ہمارے لئے ... دن صبر اور حلم کے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ لوگ گالیاں دیں۔ اور ہم اسکو برداشت کریں۔ آخر حق غالب آجایا کرتا ہے۔ اور کوئی اسکو رد نہیں کر سکتا۔ ہمارے بولنے کی حاجت نہیں کام کرنے والا آسمان پر کر رہا ہے۔ ... میں عاجز کو خود دن رات سید فضل شاہ صاحب کے لئے خیال ہے۔ اور بخیریا و عافی کے دعا کر رہا ہوں۔ آج خط کے پڑھنے کے بعد بھی دعا کی۔ اور آپ کے لئے بھی ... کے آج رسالہ فتح اسلام اور توضیح مرام روانہ خدمت کرتا ہوں۔ ازالہ اوہام جس وقت آیا روانہ خدمت کرونگا۔ ہمیشہ اپنے حالات سے مطلع فرمایا کریں والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد از لدھیانہ محلہ اقبال گنج ۱۹ اپریل ۱۸۹۱ء

Digitized by Khilafat Library

قوموں میں پیدا بھی ہوتے ہیں۔ اور اچھے بھی ہوتے ہیں۔ اور یہ ہر قوم کا حال ہے۔ قرآن مجید کا کتنا پاکیزہ اسلوب ہے۔ کہ جہاں وہ یہود وغیرہ اقوام کی خرابیوں کا ذکر فرماتا ہے۔ اور ان کے عیوب کا تذکرہ کرتا ہے۔ وہاں وہ ان کے اچھے افراد کا ضرور استثنا بھی فرماتا ہے۔ یہی سبق ہر مسلم کو دیا گیا ہے۔ کہ کسی قوم کے کم و بیش ظالم اور شریر افراد کو دیکھ کر یہ فیصلہ نہ کر لیا کرو۔ کہ اس قوم کے سب افراد بلا استثنا ظلم اور تعدی کرنے والے ہیں۔ ایسا نظریہ قائم کرنا تمہاری اپنی ذات کے لئے بھی مضر ہے اور ملک کے امن و امان کے لئے بھی بہت خطرناک ہے۔ بے شک ظالم کے ظلم کا مقابلہ کیا جاوے۔ اور ظالم بے گناہوں پر دست تعدی دراز کرنے سے روکا جاوے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ ظالم جس قوم کی طرف منسوب ہے۔ اس قوم کے جملہ افراد کو ظالم قرار دیکر ان سے یکساں سلوک کیا جاوے۔ امن پسند اور بے شر لوگوں سے ظالموں کا سا معاملہ کرنا خود ظلم ہے۔ اور اسلام ظلم کو پسند نہیں کرتا۔ اسلام کا یہ نظریہ قوموں کی بھلائی کے لئے بنیادی ایٹ کا حکم رکھتا ہے۔ اسی کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے ہمارے ملک کی فساد کی آگ فرو ہونے میں نہیں آتی۔ ضرورت ہے کہ ملک کے بہی خواہ اور قوموں کے دانشمند لوگ فوراً آگے بڑھیں۔ اور مسلمان لیڈر مسلمانوں کو۔ اور ہندو لیڈر ہندوؤں کو اور سکھ لیڈر سکھوں کو اچھی طرح سمجھا دیں۔ کہ کسی قوم کے سارے افراد برے نہیں ہوتے۔ اس لئے جب تم ظلم کا مقابلہ کرنا چاہتے ہو۔ تو یہ بے انصافی نہ کرو۔ کہ ایک یا چند سکھوں کے ظلم کے باعث ساری سکھ قوم کو ظالم قرار دے دو۔ ایک یا چند ہندوؤں کے ظلم کے باعث ساری ہندو قوم کو ظالم قرار دے دو۔ ایک یا چند مسلمانوں کے ظلم کے باعث ساری مسلمان قوم کو ظالم قرار دے دو۔ یہ خود ظلم ہے۔ اور ظلم ظلم سے دور نہیں کیا جا سکتا۔ آگ کو آگ سے نہیں بجھایا جا سکتا۔ بلکہ پانی سے بجھایا جاتا ہے۔ جہاں تک ظالم کو ظلم سے روکنے کا سوال ہے۔ اسے روکنا ظلم نہیں ہے۔ یہ تو لوہے کو لوہے سے کاٹنا ہے۔ لیکن غیر ظالم کو ظلم کا تختۂ مشق بنا کر سمجھنا کہ ہم ظلم کا استیصال کر رہے ہیں۔ آگ میں آگ ڈال کر یہ کہنے کے مترادف ہے۔ کہ ہم آگ فرو کر رہے ہیں۔ یہ بالکل غلط نظریہ ہے۔ اسلام نے اس قسم کے نظریہ کی شدید مخالفت کی ہے۔ یہ نظریہ قوموں کی بربادی کا نظریہ ہے۔ اس وقت شدید ضرورت ہے کہ قوم کے سچے رہنما میدان عمل میں آگے آکر ظالموں کے ہاتھوں کو ظلم سے روکیں۔ اور اپنے اتباع کے ذہنوں سے اس مسموم اور زہریلے مادہ کو دور کریں۔ کیونکہ ایک یا چند افراد کی وجہ سے ساری قوم کو ظالم قرار دے کر ان سے یکساں سلوک کرنا درست نہیں۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ظالم افراد کی اپنی قومیں بھی ان کے افعال سے برأت کا اعلان کریں۔ اور باہمی محبت۔ امن اور صلح سے رہنے کا عہد کریں۔ یہ دو گر اسی وقت ملک کے امن کے لئے ضروری ہیں۔ (۱) ظالم کی قوم کے شر فساد اس کے ظلم سے بیزاری کا اعلان کریں۔ (۲) ظالم کی قوم کے سب افراد کو ظالم نہ قرار دیا جاوے۔ اور سب کو ایک ہی لاٹھی سے نہ ہانکا جائے۔ یہ اسلامی تعلیم ہے۔ مسلمان تو اپنی شریعت کے ماتحت اس کے پابند ہیں۔ عقلاً بھی امن کی یہ دو بنیادیں ہیں۔ ان کو قائم کرنا ہر امن پسند شہری کا فرض ہے۔ ورنہ فتنہ کی آگ بڑھتے بڑھتے قوموں اور ملکوں کو لپیٹ میں لے لیا کرتی ہے۔ (عاذنا اللہ منہا) ہندوؤں اور سکھوں کو بھی ان اصولوں کو اپنانا ضروری ہے

ابدی نجات کے وارث بنو

اس زمانہ میں دنیا کی تمام نسل انسانی اپنی اصلیت کو بھول کر ایک تیرہ و تار گڑھے میں گرنے کے قریب جا چکی تھی۔ لیکن اس رحمان نے جو نسل انسانی کے اوپر چھائے ہوئے اندھیرے کو اپنے قہر رحمت سے دور کرتا رہا ہے۔ آج بھی اس نسل انسانی کے زوال کو دیکھ کر اس کی بہتری کے لئے گیتا کی پیشگوئی کو پورا کیا۔ جب

افواہوں اور غلط خبروں کا اڑانا

(از جناب مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

اسلام کی یہ تعلیم ہے۔ کہ ہر کوئی خبر سنکر اسے آگے پہنچانا سخت غلطی ہے۔ مومن کا یہ کام ہونا چاہیئے۔ کہ اگر کوئی خبر اسے پہنچے۔ تو اسکی تحقیقات کرے۔ اور تحقیقات کے نتیجہ میں آگے کوئی قدم اٹھائے۔ اور جو لوگ بغیر تحقیقات کے ایسی افواہیں اور خبریں اڑاتے ہیں۔ ان کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع کہ ہر بات جو ان سنے۔ اور اسے آگے بیان کرے۔ یہ امر اس کے جھوٹے ہونے کے لئے کافی ہے۔

ظاہر ہے کہ جو شخص ایسا طریق اختیار کرتا ہے۔ لوگ تھوڑے ہی عرصہ میں اس کی باتوں سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ اور اس کا کوئی اعتبار نہیں رہتا۔ مشہور قصہ ہے۔ کہ کسی نے بستی سے باہر جا کر شور مچایا۔ اور کہا شیر آیا شیر آیا دوڑنا۔

اس کی یہ بات سنکر سارا شہر اس طرف ٹوٹ پڑا۔ مگر جب وہاں کچھ نہ دیکھا۔ تو اسے لعنت ملامت کرتے ہوئے سب واپس چلے گئے۔ ایک دن سچ مچ شیر آگیا۔ اور اس نے پھر چلانا شروع کیا۔ کہ دوڑو دوڑو۔ شیر آیا۔ شیر آیا۔ چونکہ لوگ اس کی پہلی حرکت سے واقف تھے۔ انہوں نے سمجھا کہ جھوٹ بولتا ہے۔ اور کوئی بھی نہ گیا۔ اور شیر آیا اور اسے پھاڑ کر چلا گیا۔

علاوہ ازیں عام پبلک پر افواہوں اور غلط خبروں کا یہ اثر ہوتا ہے۔ کہ وہ مرعوب ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح بزدلی پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ ان جھوٹے افسانے سنکر بھی متاثر ہو جاتا ہے۔ پھر جو امر صرف افسانہ تک ہی محدود نہیں بلکہ اسے خبر کا رنگ دیا جائے۔ تو اس سے تو ضرور ان متاثر ہوتا ہے۔ اس طرح قوم میں کچھ لوگ تو پہلے ہی بزدل ہوتے ہیں۔ اور کچھ لوگ افواہوں اور جھوٹی خبروں سے بزدل بنا دیئے جاتے ہیں۔ اور قوم کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔

موجودہ وقت میں افواہوں اور غلط خبروں کے متعلق باوجود یکہ گورنمنٹ کی طرف سے بھی ہدایت ہے۔ کہ ان کی اشاعت ممنوع ہے۔ مگر پھر بھی لوگ ایسی خبریں اڑاتے اور افواہیں پھیلاتے پھرتے ہیں۔ اور لوگ پوری توجہ سے اور بہتن گوش ہو کر انہیں سنتے ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ ان غلط خبروں کے اڑانے کا کتنا بڑا نقصان ہوتا ہے۔ مومن بندوں کے لئے تو اتنا ہی کافی ہے۔ کہ ایسی باتوں سے خدا اور رسول نے روکا ہے۔ اس لئے رک جانا چاہیئے۔ اور جو لوگ نادانی اور بے سمجھی سے ایسا کرتے ہیں۔ ان کو روکنے کے لئے قوم کے سربرآوردہ اصحاب کا فرض ہے۔ کہ ایسے لوگوں کو سمجھانے کے لئے ٹولیاں مقرر کریں۔ تاکہ دینی اور سیاسی نقصان سے حفاظت ہو سکے۔

ہو لیکن برسوں سے بھٹکتے ہوئے انسانوں کو سچ اور جھوٹ کی بھی پہچان نہ رہی اور وہ بارش جو ان کی بنجر زمین کو بھی گلزار بنا دینے والی تھی۔ اس کو تباہ و برباد کر دینے والی معلوم ہونے لگی۔ اور ان قیمتی بوندوں سے بچنے کے لئے انہوں نے طرح طرح کی کوششیں کیں۔ لیکن جو اسکی اصلیت کو جانتے تھے۔ اور اس آب حیات کی بوند کے لئے پپیہے کی طرح رٹ لگا رہے تھے۔ اپنے مونہوں کو کھول کر پینے لگے۔ اور اس مزے میں ایسے سیر ہو گئے کہ دنیا کے لوگ ان سے نفرت کرنے لگے۔ اور انہوں نے اس لطف کو جو انہوں نے خواب میں بھی نہیں دیکھا تھا۔ ایک معمولی چیز سمجھ کر حاصل نہ کیا۔ اور اس فانی دنیا کی طرف جھک گئے۔ اور اس رحمان کی جو سب سے بڑی رحمت تھی۔ اس کو ٹھکرا دیا۔ لیکن اس رحمان کی رحمت کو ٹھکرانے والے کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اور یہ دنیا انہیں سکندر کی طرح چھوڑ دینی ہوگی۔ اور اس وقت بھی خدا نے ان کی مدد کی۔ مگر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ خدا کی رضا مندی حاصل کرنے کے لئے آگ میں کودنے والے نوجوان کے قصہ کے نیچے ایک نوجوان کی تصویر ہے۔ جس نے آگ میں کود کر اپنی جان دیدی۔ مگر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ خدا کی رضا مندی حاصل کرنے کے لئے آگ میں کودنے والے نوجوان کی تصویر ہے۔ جس نے آگ میں کود کر اپنی جان دیدی۔ مگر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔

Digitized by Khilafat Library

ایشیا میں تعلیمی انحطاط

اور

جماعت احمدیہ کیلئے لمحہ فکریہ

از شیخ غلام مجتبےٰ صاحب

ہمارے پیارے رسول سردار کائنات صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی نے زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں چھوڑا جس کے متعلق آپ کے فرامین ہم تک نہ پہنچے ہوں۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے تعلیم اور علم کے حصول کی پر زور تاکید بیان فرمائی۔ فرمایا اُطلبوا العلم من المھد الی اللحد نیز ارشاد ہے اُطلبوا العلم ولو کان بالصین۔ حصول تعلیم کے متعلق تیسرا ارشاد۔ طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ بالا سرخی احادیث کی موجودگی میں کسی مزید تاکید کی ضرورت نہیں۔

قرآن کریم میں بھی اللہ تعالےٰ نے اہل علم کی تعریف کی ہے۔ اور ان کو عالم باللہ کے خطاب سے سرفراز کیا ہے نیز بے علم متقی کو خدا ناشناخت۔ بے علم تو خدا کو بھی نہیں شناخت نہیں کر سکتا۔ قرون اولےٰ کے مسلمانوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ان فرامین کی تعمیل میں علم میں وہ ترقی اور کمال حاصل کیا۔ کہ آج جبکہ یورپ اپنے علم اور فلسفہ پر ناز کر رہا ہے۔

ایک ہزار سال تک مسلمان علماء کے علم کا خوشہ چین رہا ہے۔

مندرجہ ذیل اصناف علم میں مسلمان علماء کی نادر کتب اب تک یورپین کتب خانوں کی زینت ہیں۔

فلسفہ۔ کیمیا۔ علم نبات۔ علم حیوانات بائیولاجی۔ جیولاجی۔ میٹرولاجی۔ طبعی جغرافیہ۔ جغرافیہ۔ سوشل لاجی۔ ساحت (الجبرا)۔ انساب۔ الہندسۃ۔ طب فزیالوجی۔ بائیلوجی۔ پیتھالوجی۔ فلسفہ تاریخ علم آثار قدیمہ۔ منطق۔ فلسفہ عقلیہ۔ فلسفہ الٰہیہ۔ قوانین متعلقہ احکامات معاملات وغیرہ وغیرہ۔

بطور نمونہ مشتے از خروارے چند علماء کے اسماء درج ذیل ہیں۔ جن کی کتب ایک ہزار سال تک یورپ کی درسگاہوں کی زینت رہیں۔

ابن رشد۔ ابن خلدون۔ امام غزالی شیخ ابوعلی سینا۔ امام فارابی۔ ابن عربی وغیرھم۔ الغرض علوم و فنون کا کوئی شعبہ اور حصہ نہیں جس میں مسلمانوں نے تفوق و امتیاز حاصل نہ کیا ہو۔

یہ تو تصویر کا ایک رخ تھا۔ اب دوسرا رخ ملاحظہ فرمائیں۔ مسلمانوں نے اس قدر ترقی کرنے کے بعد ان میں تعلیمی انحطاط روز بروز شروع ہو گیا۔ آج روئے زمین پر مسلمانوں سے بڑھ کر علم سے بے بہرہ اور نابلد کوئی نہیں سمجھا جاتا۔ خدا کی قدرت کہ وہ مسلمان جو کبھی دنیا کے استاد تھے آج ان کا شمار طبقہ جہّال میں ہونے لگا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سالنامہ آجکل ۱۹۱۷ء میں محترم خواجہ غلام السیدین کا ایک مقالہ شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے تفصیل سے براعظم ایشیا میں تعلیمی ابتری کے اعداد و شمار دیئے ہیں نیز یورپین ممالک میں تعلیمی ترقی و عروج کے نقشہ کو ظاہر کیا ہے۔

یورپین ممالک میں سے ڈنمارک ناروے۔ سویڈن۔ فن لینڈ۔ فیدرلینڈ برطانیہ عظمےٰ۔ جرمنی اور سوئیٹزرلینڈ میں تقریباً سو فیصدی تعلیم ہے۔ باقی جس قدر ممالک ہیں۔ ان میں اسّی فی صدی سے کم کسی کی بھی اوسط نہیں ہے۔ لیکن براعظم ایشیا میں عرب۔ عراق۔ شام۔ ترکی۔ مصر۔ ایران۔ ہندوستان۔ چین۔ الجزائر وغیرہ ممالک میں تعلیم پانچ فیصدی سے تجاوز نہیں کر سکی۔ جاپان ہی صرف ایک ایسا ملک ہے جس میں تعلیمی معیار یورپین ممالک کے لگ بھگ ہے۔ قلیل عرصہ میں جاپان نے حیرت انگیز ترقی کر لی تھی۔ یہ براعظم ایشیا (جو مذاہب کا گہوارہ ہے) میں تعلیمی اعداد و شمار سے واضح ہوتا ہے کہ براعظم ایشیا کو براعظم بے علمان کہنا چاہیئے۔

یورپین ممالک اور براعظم ایشیا کے تعلیمی معیار میں اس قدر بین تفاوت جماعت احمدیہ کے لئے غور و فکر کا مقام پیدا کرتا ہے۔ جماعت احمدیہ کو (جو قرآنی زبان مقال جماعت ہے) براعظم ایشیا کی تعلیمی پستی کی وجہ سے اپنی حالت بدلنی چاہیئے۔ اور جماعت احمدیہ میں جو نوخواندہ ہیں انہیں تعلیم حاصل کرنا چاہیئے۔ اگر عمر ان کے رستہ میں حائل ہو تو اطلبوا العلم من المھد الی اللحد کو مدنظر رکھیں۔ اگر تعلیم حاصل کرنا مشکل نظر آتا ہو تو اطلبوا العلم ولو کان بالصین ان کے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ نیز سب سے بڑھ کر طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ ارشاد نبوی ہے۔ نیز جماعت کے علماء اور اہل علم سے بھی اپیل ہے۔ کہ وہ بمقتضائے قولہم مالا یفعلون اپنے مطابق اپنے علم کو خواندگان کی تعلیم و تربیت میں خرچ کریں۔ علم ایک ایسی دولت ہے جس کو جس قدر بھی خرچ کیا جائے اسی قدر زیادہ ہوتی ہے۔ لہٰذا انہیں نا خواندوں پر اپنا وقت صرف کر کے قوم کی تعمیر میں حصہ لینا چاہیئے۔

جماعت احمدیہ میں سو فیصدی تعلیم ہونا نہایت ضروری ہے۔ جماعت احمدیہ قرون اولےٰ کے مسلمانوں سے مماثلت کی مدعی ہے۔ مماثلت اور مشابہت کے لئے ضروری ہے کہ اپنے پیش رو کے تمام اخلاق و اعمال میں مشابہت ہو۔ قرون اولےٰ کے مسلمانوں نے جیسا کہ اوپر درج ہو چکا ہے علوم و فنون میں بے حد ترقی کی ہے

لہٰذا

جماعت احمدیہ کے لئے مشابہت کا دعویٰ تبھی صحیح ہو سکتا ہے جبکہ وہ بھی تعلیم و فنون میں اعلےٰ ترقی کرے۔ اے خدا! تو ہم سب کو اس امر کی توفیق رفیق فرما۔ آمین!

کرشن سندیش (ہندی) کے متعلق لاہور سے ایڈیٹر رسالہ کرانتی کا ایک خط

مکرشن سندیش (ہندی) اخبار ورک (مترجم) چوہدری عبدالواحد صاحب بی۔ اے قادیان لکھتے گورداسپور میں شری مرزا غلام احمد صاحب ایک بزرگ ہوئے ہیں..... مرزا صاحب کہتے تھے کہ میں امام مہدی ہونیکے ساتھ اوتار اور مسیح موعود ہونے کا بھی دعویدار ہوں۔ میں ہندوؤں اور عیسائیوں کے دھرم گرنتھوں میں لکھی ہوئی باتوں کا پورا ہونا بتاتا ہوں۔ مرزا غلام احمد صاحب کا دیہانت (وفات) ہو چکا ہے۔ اب ان کے جانشین شری مرزا بشیر الدین محمود احمد ہیں۔ وہ احمدیہ جماعت کے امام کہلاتے ہیں۔ اس پتے کے ساتھ صفحوں کی پستک میں انہی امام صاحب نے اسلام کا اقتصادی نظام نامی کتاب لکھی ہے جس کا ہندی ترجمہ ہے۔ اس میں اسلام کو سوشلسٹ مذہب ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے کچھ عنوان اس طرح ہیں۔ اسلام میں دھن کے بڑے استعمال کی ممانعت ہے۔ اسلام نابرابری (عدم مساوات) کو روکتا ہے۔ اسلام میں بے فائدہ دھن کمانے کی ممانعت قرآن کی آیتیں بھی جگہ جگہ درج کی گئی ہیں۔

ہمیں ٹھیک معلوم نہیں کہ قرآن کیا کہتا ہے۔ لیکن امام صاحب نے جو روپ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر وہ اس کی سچی تصویر ہے تو اچھی چیز ہے۔ ہمیں کسی مذہب سے مخاصمت نہیں ہے۔ اور نہ کسی سے دوستی۔ جو مذہب انسان کو آرام سے اور پریم سے زندگی بسر کرنے میں مدد دیتا ہے وہاں تک ہم اس کے مداح ہیں۔ قادیان کے امام صاحب نے اسلام کو جس روپ میں پیش کیا ہے۔ اس سے لوگوں کو فائدہ ہی ہوگا۔ اور سوشلزم کا وچار پھیلنے سے دنیا سکھی ہی ہوگی۔"

Digitized by Khilafat Library

مجاہدین افریقہ و ایشیا اور واقفین کیلئے دعا کی تحریک

میں تمام احباب جماعت سے مبلغین افریقہ و ایشیا کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ یہ لوگ اپنے ملک۔ اپنے عزیزوں قریبیوں سے دور غیر ملکوں کے مختلف حصوں میں اجنبیوں کی حالت میں کام کر رہے ہیں۔ اور بعض اوقات ان کو بہت ہی مشکلات سے گزرنا پڑتا ہے۔ اور کام ان کا تبلیغ ہے۔ جو اس مادی زمانہ میں بالخصوص مشکل ہو گیا ہے۔ اس لئے میں تمام احباب جماعت سے ان کا السلام وعلیکم عرض کرنے کے بعد ان کی تبلیغی مساعی میں کامیابی کے لئے اور خود ان کی ذات کے لئے اور اُن کے واقفین کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں۔ میں ان تمام مجاہدین کے جو افریقہ و ایشیا کے مختلف جہات میں کام کر رہے ہیں۔ نیز ان واقفین کے جو جلد جانے والے ہیں۔ ذیل میں نام درج کرتا ہوں۔ اور عرض کرتا ہوں۔ کہ ایام رمضان میں بزرگان جماعت اپنی تہجد اور دیگر اوقات کی دعاؤں میں انہیں یاد رکھیں۔ (وکیل التبشیر لافریقہ و ایشیا)

(۱) مولوی محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین
(۲) " نور احمد صاحب منیر " دمشق
(۳) " رشید احمد چغتائی " حیفا فلسطین
(۴) " غلام احمد صاحب " عدن
(۵) محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ
(۶) صوفی محمد اسحٰق صاحب " "
(۷) حبیب بدر بی نذیر احمد صاحب " "
(۸) مولوی بشارت احمد صاحب بشیر " "
(۹) " نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ گولڈ کوسٹ افریقہ
(۱۰) " عبدالخالق صاحب " "
(۱۱) ملک احسان اللہ صاحب " "
(۱۲) مولوی بشارت احمد صاحب نسیم " "
(۱۳) فضل الرحمٰن صاحب حکیم مبلغ نائیجیریا " "
(۱۴) نور محمد صاحب نسیم سیفی " "
(۱۵) مولوی محمد فضل صاحب " "
(۱۶) چوہدری احسان الٰہی صاحب " "
(۱۷) حافظ جمال احمد صاحب مبلغ ماریشس
(۱۸) مولوی غلام حسین صاحب ایاز مبلغ ٹنگانیکا
(۱۹) " امام الدین " " "
(۲۰) " عبداللہ صاحب " "
(۲۱) " محمد سعید صاحب انصاری " "
(۲۲) " رحمت علی صاحب مبلغ انڈونیشیا
(۲۳) " محمد صادق صاحب " "
(۲۴) سید شاہ محمد صاحب " "
(۲۵) ملک عزیز احمد صاحب " "
(۲۶) مولوی روشن دین صاحب
(۲۷) " سعود احمد صاحب

(۲۸) مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری مبلغ انڈونیشیا
(۲۹) " محمد ہدی صاحب " "
(۳۰) مولوی نذیر احمد صاحب علی رئیس التبلیغ مغربی افریقہ
(۳۱) شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ
(۳۲) مولوی نور الحق صاحب " "
(۳۳) " فضل الٰہی صاحب بشیر " "
(۳۴) " جلال الدین صاحب قمر " "
(۳۵) سید ولی اللہ شاہ صاحب " "
(۳۶) حکیم محمد ابراہیم صاحب " "
(۳۷) مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل مبلغ مشرقی افریقہ
(۳۸) چوہدری عنایت اللہ صاحب " "
(۳۹) شیخ عبدالواحد صاحب " ویرآن
(۴۰) مولوی صدرالدین صاحب " "
(۴۱) عبدالغفور صاحب مبلغ جاپان

ذیل میں ان مبلغین کے اسماء دیئے جاتے ہیں جو کہ نئے مبلغین ہیں۔ اور مستقبل قریب میں روانہ ہونے والے ہیں۔

(۴۰) مولوی محمد منور صاحب
(۴۱) " عبدالکریم صاحب شرما
(۴۲) " عطاء اللہ صاحب
(۴۳) " سلطان احمد صاحب
(۴۴) " محمد صادق صاحب
(۴۵) " محمد شریف صاحب
(۴۶) " نور احمد صاحب
(۴۷) " محمد عبدالکریم صاحب ۴۲
(۴۸) " عزیز الدین صاحب
(۴۹) سید احمد شاہ صاحب

نوٹ: تحصیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کریں۔

خدام الاحمدیہ کا لائحہ عمل

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس کے قیام کے وقت متواتر مندرجہ خطبات میں مجلس کے قیام کی اغراض کو پورا کرنے کے لئے ہدایات فرمائیں جن کی روشنی میں مجلس خدام کے لئے حسب ذیل لائحہ عمل تجویز کیا گیا تھا۔ جس کی منظوری حضور سے حاصل کی گئی تھی۔ خدام کے ذہن میں اس کو مستحضر کرنے کے لئے بطور یاد دہانی اسے شائع کیا جاتا ہے

(۱) سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نوجوانوں کی تنظیم۔
(۲) سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نوجوانوں میں قومی روح اور ایثار کا پیدا کرنا
(۳) اسلامی تعلیم کی ترویج و اشاعت (۴) نوجوانوں میں ہاتھ سے کام کرنے اور صاف ماحول میں رہنے کی عادت کا پیدا کرنا۔ (۵) نوجوانوں میں مستقل مزاجی پیدا کرنے کی کوشش (۶) نوجوانوں کی ذہانت تیز کرنا (۷) نوجوانوں کو قومی بوجھ اٹھانے کے قابل بنانے کے لئے انکی ورزش جسمانی کا اہتمام (۸) نوجوانوں کو اسلامی اخلاق میں رنگین کرنا۔
(۹) قوم کے بچوں کی اس رنگ میں تربیت اور نگرانی کہ ان کی آئندہ زندگیاں قوم کے لئے مفید ثابت ہو سکیں (۱۰) نوجوانوں کو سلسلہ کے کاموں میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لینے کی ترغیب و تحریص
(۱۱) نوجوانوں میں خدمت خلق کا عملی جذبہ پیدا کرنا (۱۲) نوجوانوں میں خانہ تجسد میں باقاعدگی پیدا کرنے کی کوشش کرنا (۱۳) نوجوانان سلسلہ کی بہتری کے لئے حتی الوسع ہر مفید بات کو جامہ عمل پہنانا۔

مجالس کے عہدیدار ان امور کی طرف خاص توجہ رکھیں۔ تا خدام کی اس رنگ میں تربیت ہو۔ کہ وہ مجلس کے قیام کی اغراض کو پورا کر سکیں
خدام خود اپنے آپ کو سلسلہ کے لئے مفید وجود بنانے کی کوشش کریں اور اس لائحہ عمل پر عمل ہر آن پیش نظر رکھیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان

جماعت کے یتیموں۔ معذوروں اور بیوگان کی پرورش کا انتظام دارالشیوخ میں ہے۔ لیکن کئی بچے بلا اجازت دارالشیوخ میں داخل ہونے کے لئے آجاتے ہیں جس سے اصل مستحقین کے حقوق کے ضائع ہو جانے کا ڈر ہے۔ اور خود ان کے لئے بھی یہ چیز تکلیف کا موجب بنتی ہے۔ اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دارالشیوخ میں داخل ہونے کے لئے آنے والوں کو پہلے انجمن سے منظوری لینی چاہیئے۔
(سیکرٹری دارالشیوخ کمیٹی)

ضروری اعلان

جماعت کے تمام مساکین معذورین اور بیوگان جو دارالشیوخ سے متعلق ہیں۔ ان کے خورد و نوش کا انتظام پہلے لنگر خانہ میں تھا۔ اور احباب اپنی امدادی رقوم۔ صدقے کے بکرے۔ گوشت وغیرہ کے آنڈوں معہ رقوم یا خوردنی اشیاء وغیرہ لنگر خانہ میں بھجوا دیتے تھے۔ لیکن اب یہ تمام انتظام لنگر خانہ سے الگ ہو گیا ہے۔ اسلئے دوست صدقات۔ نذیہ۔ خیرات اور دیگر ہر قسم کی امدادی رقوم۔ صدقات کے بکرے گوشت۔ اجناس۔ دھوتی سامان یا رقوم۔ پارچات وغیرہ براہ راست دفتر دارالشیوخ میں بھجوائیں۔ لنگر خانہ میں بھیجنے کی وجہ سے متعلقہ دفاتر کو بھی

Digitized by Khilafat Library

ہماری تبلیغی جدوجہد۔ رپورٹ بابت جون ۱۹۴۷ء

جون ۱۹۴۷ء میں ۳۴۰ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان احباب نے مندرجہ ذیل ذرائع کے واسطہ سے بیعت کی۔

مقامی تبلیغ	۱۲۱
دیہاتی مبلغین	۳۲
دیگر مبلغین	۴۹
افراد جماعتہا و احمدیہ	۶۵
ذاتی تحقیق	۷۳
میزان	۳۴۰

مبلغین اور افراد جماعت ہا و احمدیہ کے نام جن کے ذریعہ نو مبائعین نے بیعت کی درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (انچارج دفتر بیعت)

تفصیلی نقشہ تبلیغ کنندگان بابت جون ۱۹۴۷ء

نام تبلیغ کنندگان	تعداد بیعت
جناب مولوی عبدالمجید صاحب دیہاتی مبلغ مقامی تبلیغ	۴۹
مولوی محمد امین صاحب مبلغ پونچھ	۳۵
سید طفیل محمد شاہ صاحب دارالوداد قادیان	۲۵
عبدالرحیم صاحب عارف مقامی تبلیغ	۲۰
مولوی احمد خاں صاحب نسیم	۱۸
محمد منشی خاں صاحب دیہاتی مبلغ مقامی تبلیغ	۱۵
مولوی محب اللہ صاحب مبلغ بنگال	۹
چوہدری عطاء اللہ صاحب دیہاتی مبلغ عیدوڈی	۹
مولوی غلام احمد صاحب رشک	
محمد منشی خاں صاحب مقامی تبلیغ	۵
مقامی تبلیغ کشمیر	۴
ابوالبشیر شیخ حمیداللہ صاحب دیہاتی مبلغ	۴
محمد آمین صاحب دیہاتی مبلغ مقامی تبلیغ	۴
ماسٹر مامول خاں صاحب قادیان	۳
مولوی محمد عبداللہ صاحب دیہاتی مبلغ مدد گوکیرہ	۳
جناب عبدالرحیم صاحب عارف و منشی خاں صاحب مقامی تبلیغ	۳
محمد بخش صاحب مقامی تبلیغ	۳
غلام حیدر صاحب دیہاتی مبلغ احمدآباد	۳
حضرت سید عبداللہ الدین صاحب سکندرآباد	۳
جناب مولوی قمرالدین صاحب	۲
محمد بخش صاحب مقامی تبلیغ	۲
شیخ حمیداللہ صاحب دیہاتی مبلغ کشمیر	۲
رحیم احمد صاحب دیہاتی مبلغ محمدآباد سندھ	۲

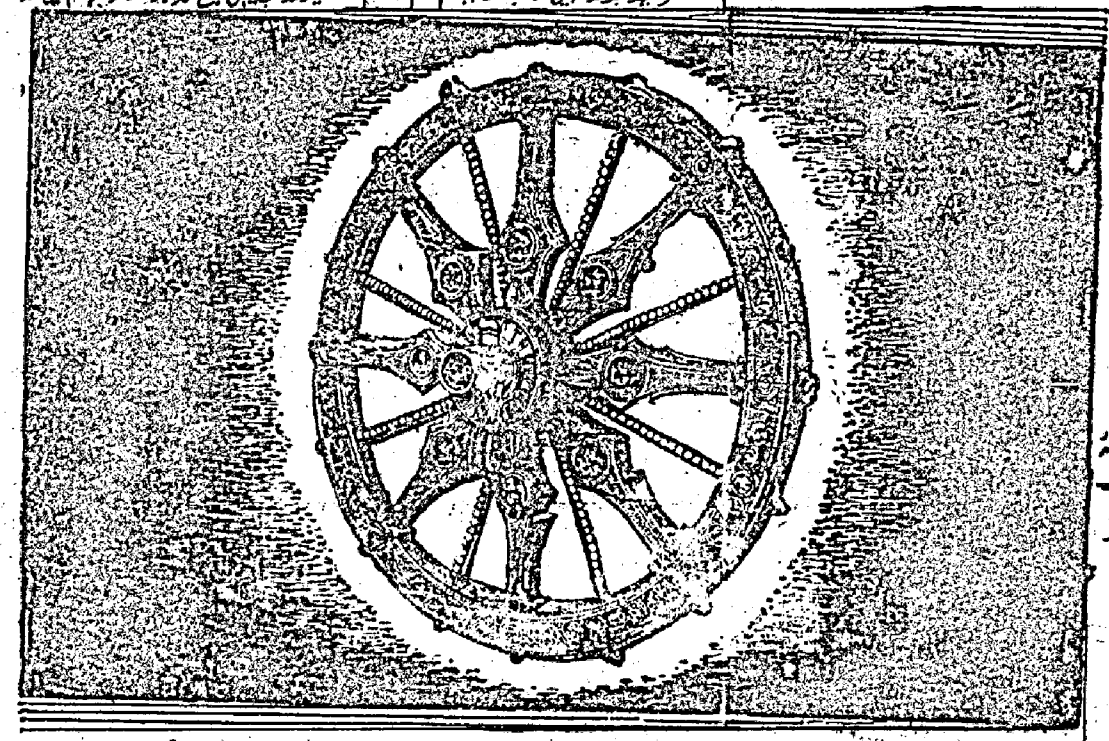

انسانی قابلیت نے کئی ایک چیزیں ایجاد کی ہیں۔ پیسے کی ایجاد ان میں سے ایک ہے۔ چھکڑا۔ گھوڑا گاڑی۔ بھاپ سے چلنے والے انجن اور موٹر گاڑیاں اسی ایجاد کی بدولت وجود میں آئیں۔ پیسے کی ایجاد کے بغیر تہذیب کی برکتیں اتنی عالمگیر نہ ہوتیں۔ تاہم قدیم جنگی رتھوں سے لے کر موجودہ زمانے کی توپوں ٹینکوں اور زرہ بکتر گاڑیوں جیسے خوفناک ہتھیاروں نے پیسے نے لڑائی اور تباہی کا کام لیا ہے۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ انسانی قابلیت اور وسائل کو دنیا کی تعمیر یا تباہی کے لئے استعمال کرنے کا دارومدار ہم پر ہے۔

اسی طرح اس بات کا دارومدار بھی ہم پر ہے کہ ہم اپنی زائد بچت کو جان کا دشمن بنانے کی بجائے ایک اچھا دوست بنالیں۔ یعنی فضول خرچ نہ ہوں۔ بیجا خرچ کرنے یا غیر ضروری چیزوں پر روپیہ لگانے سے قیمتیں اور زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ اس طرح بہت سی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے برعکس بچائی ہوئی رقم قابل قدر ہے۔ احتیاط سے کسی چیز میں روپیہ لگانے سے ہم ہندوستان کو خوشحال بنا سکتے ہیں۔ اور یہ آپ کی اپنی اور قومی خوشحالی کا باعث ہو سکتی ہے۔

اشیاء کی رسد کم ہے اور ان کی قیمتیں بڑھی ہوئی ہیں۔ اب خریدیئے جب کوئی چارہ نہ ہو اور اس صورت میں قیمتیں گرانے میں مدد دیجئے۔ اپنی بچت کو احتیاط سے جمع پونجی۔ انجن امداد باہمی۔ ڈاک خانے کا سیونگز بنک کھاتہ۔ نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس اور سرکاری قرضوں میں لگائیے۔ زمین۔ عمارات۔ سونا۔ چاندی۔ جواہرات۔ خام اور صنعتی اشیاء اور سٹے بازی طور محفوظ مدیں ہیں۔ ان کی قیمتیں بھی بڑھتی ہوتی ہیں اور امکان یہی ہے کہ جلد گر جائیں۔

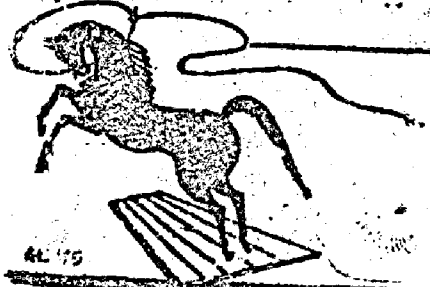

بڑھتی ہوئی قیمتوں کو روکیے
بیجا خرچ نہ کیجئے
حکومت ہند کے محکمہ فائنانس نے شائع کیا

برائے عید مبارک

رعایتی اعلان سالانہ	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
خالص ریشمی مشہدی لنگی	-/-/۱۲ روپیہ	-/-/12/8 روپیہ
چنابدی کلاہ دیدار گول یا لمبا	-/-/۵ "	-/-/3 "
ریشمی کپڑا برائے دوقمیض و گرتہ	-/-/۱۹/8 "	-/-/13/4 "
زنانہ ریشمی دوپٹہ بنارسی	-/-/۱۸ "	-/-/12 "
ریشمی رومال چین فی درجن	-/-/۹ "	-/-/6 "
ریشمی مفلر انگی یا فیان فی عدد	-/-/۶ "	-/-/4/8 "

میسرز اے آر اینڈ سنز لدھیانہ

Digitized by Khilafat Library

انڈیا اور نیپال میں سمجھوتہ

لنڈن ۱۳ اگست مسٹر اٹلی وزیر اعظم برطانیہ نے پارلیمنٹ میں بتایا کہ انڈیا گورنمنٹ اور نیپال گورنمنٹ میں جو سمجھوتہ طے ہوا ہے۔ اس کے مطابق انڈیا گورنمنٹ کو گورکھا رجمنٹیں دی جارہی ہیں۔ نیپال گورنمنٹ نے یہ مان لیا ہے کہ گورکھا رجمنٹوں کے افسر ہندوستانی ہوں گے۔ اس کے بالمقابل انڈیا گورنمنٹ نے نیپال سے یہ وعدہ کیا ہے کہ گورکھا سپاہیوں کو بھی ترقی کے مواقع دیئے جائیں گے۔ مسٹر اٹلی نے امید ظاہر کی کہ جب تک انڈیا گورنمنٹ کو کافی تعداد میں ہندوستانی افسر میسر نہیں آئیں گے۔ اس وقت تک اس کی فوج میں انگریز افسر کام کرتے رہیں گے۔

لارڈ مونٹ بیٹن کراچی تشریف لے گئے

آپ جشن پاکستان میں حصہ لیں گے

نئی دہلی ۱۳ اگست۔ آج تیسرے پہر لارڈ مونٹ بیٹن اور لیڈی مونٹ بیٹن بذریعہ طیارہ کراچی تشریف لے گئے۔ آپ وہاں پر جشن پاکستان کی تقریب میں حصہ لیں گے۔ اور پاکستان دستور ساز اسمبلی میں تقریر کریں گے۔ آج شام کو آپ پاکستان گورنمنٹ کی کابینہ کے اجلاس میں شامل ہوں گے۔ امید ہے کہ آپ کل شام تک واپس دہلی آجائیں گے۔ اور پیر سوں ۱۵ اگست کو انڈیا کے جشن آزادی میں حصہ لیں گے۔

انڈیا کا نیا چیف جسٹس

لنڈن ۱۳ اگست انڈیا آفس سے ایک اعلان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ ملک معظم نے مسٹر ہیری لال کانیہ کو انڈیا کا چیف جسٹس مقرر کیا ہے آپ چودہ برس تک بمبئی ہائی کورٹ کے جج رہے ہیں۔

ڈاکٹر شہریار کا بیان

نیویارک ۱۳ اگست ڈاکٹر شہریار نے ایک بیان میں اس امر پر بہت خوشی کا اظہار کیا ہے کہ سیکیورٹی کونسل نے انڈونیشیا کو بھی بحث میں حصہ لینے کی اجازت دیدی ہے

انڈونیشیا فیڈریشن حکومت قائم کرنے کے لئے تیار ہے

جوگجا کارٹا ۱۲ اگست انڈونیشین ری پبلک نے ریڈیو کے ذریعہ ہندوستان سے اپیل کی ہے کہ وہ انڈونیشیا اور ہالینڈ کے تصفیہ کے متعلق جو کوششیں کر رہا ہے انہیں تیز تر کر دیا جائے تاکہ جلد اس معاملہ کا فیصلہ بخیر و خوبی ہو سکے۔

انڈونیشیا نے ان کوششوں کے لئے ہندوستان کا شکریہ ادا کیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ انڈونیشین ری پبلک عبوری دور کے لئے فیڈرل طرز کی حکومت قائم کرنے کے لئے تیار ہے۔

گاندھی جی اور مسٹر سہروردی کلکتہ کے فسادزدہ علاقہ میں

قیام امن کی مشترکہ کوشش

کلکتہ ۱۲ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی اور مسٹر حسن شہید سہروردی وزیر اعظم بنگال نے مل کر کلکتہ میں امن قائم کرنے کا کام شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے کل مسٹر سہروردی گاندھی جی سے ملے۔ اور ان سے درخواست کی کہ وہ سردست نوا کھلی جانے کا ارادہ ملتوی کر دیں۔ اور کلکتہ میں ان کے ساتھ مل کر قیام امن کی کوشش کریں۔ گاندھی جی نے یہ درخواست منظور کرتے ہوئے یہ تجویز پیش کی ہے کہ جس رقبہ میں فساد کا زور ہو وہاں پر رہائش اختیار کر کے لوگوں کو سمجھایا جائے۔ چنانچہ اس تجویز کے مطابق شہر کے ایک فسادزدہ علاقہ میں ایک مکان لے لیا گیا ہے۔ امید ہے کہ بہت جلد مسٹر سہروردی گاندھی جی کے ہمراہ اس مکان میں چلے جائیں گے۔ اور قیام امن کے سلسلے میں اپنی کوششیں شروع کر دیں گے۔

پاکستانی جھنڈا اور گاندھی جی

کلکتہ ۱۱ اگست۔ گاندھی جی نے آج اپنی پراتھنائی تقریر میں کہا۔ لوگوں کو دعا کرنی چاہیئے۔ کہ قیام امن کے متعلق ہماری کوششیں کامیاب رہیں۔ آپ نے پاکستان کے نو نئے جھنڈے کا ذکر کرتے ہوئے کہا اگر یہ جھنڈا سب اقوام کی نمائندگی کا مظہر ہو تو اقلیتوں کو جھنڈے کی سلامی دینی چاہیئے۔ آپ نے فرانسیسی ہند کے باشندوں کا ذکر کرتے ہوئے انہیں مشورہ دیا کہ وہ اس مرحلہ پر فرانس کے تسلط سے آزاد ہو جانے کا اعلان نہ کریں۔ بلکہ انڈیا کی نئی گورنمنٹ کو موقعہ دیں کہ وہ اس سلسلے میں فرانسیسی ہند کے باشندوں کو آزاد کرانے کی کوشش کرے۔

انڈونیشیا کی طرف سے پاکستان اور ہندو مسلمان کو پیغامات

جوگجا کارٹا ۱۲ اگست۔ انڈونیشین ری پبلکن گورنمنٹ کے وزیر اعظم ڈاکٹر شریف الدین نے ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے ہندو مسلمان اور پاکستان میں جشن آزادی منانے کا ذکر کیا۔ اور پنڈت نہرو اور مسٹر جناح دونوں کو مبارک باد کے پیغام دیئے۔ آپ نے کہا انڈونیشیا دونوں ممالک کی خوشحالی اور فارغ البالی کے لئے دست بدعا ہے۔ میری گورنمنٹ نے ہندوستان میں مقیم اپنے نمائندوں کو ہدایت کر دی ہے۔ کہ ۱۵ اگست کے جشن آزادی میں پوری طرح حصہ لیں۔

گائے کشی کی قانونی ممانعت کی ابتداء

نئی دہلی ۱۱ اگست گورنمنٹ آف انڈیا کا حکم جاری کیا ہے کہ ۱۵ اگست کو عید کشوروں کے صوبوں میں تمام ذبیح خانے بند رہیں۔ صوبائی حکومتوں کو بھی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ بھی اس قسم کی کارروائی کریں۔ امید ہے کہ ہندو مسلمان کی دستور ساز اسمبلی کے اگلے اجلاس میں بنیادی حقوق کے مسئلہ کیساتھ ہی ملک میں گوکشی کی ممانعت کر دینے کا سوال بھی پیش کیا جائے گا۔

انڈونیشیا کا مسئلہ سیکیورٹی کونسل میں — انڈونیشیا بحث میں حصہ لے گا

واشنگٹن ۱۲ اگست جمعیۃ اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جب کونسل کے سامنے انڈونیشیا کا معاملہ رکھا جائے تو انڈونیشیا کے نمائندہ کو بھی اس میں حصہ لینے کی اجازت دی جائے۔ اس فیصلہ کی تائید میں آٹھ ووٹ آئے اور اس کے خلاف تین ووٹ پڑے۔ برطانیہ فرانس اور بلجیم نے فیصلے کے خلاف رائے دی۔ اس موقعہ پر ڈچ نمائندہ نے کہا کہ چونکہ انڈونیشین ری پبلک کو حکومت کو پورے اختیارات حاصل نہیں ہیں۔ اس لئے وہ سیکیورٹی کونسل کی کارروائی میں حصہ نہیں لے سکتی امید ہے کہ کل ڈاکٹر شہریار کونسل کے سامنے انڈونیشیا کا معاملہ پیش کریں گے۔

اقلیتوں کا مسئلہ اور پاکستان سب کمیٹی کا تقرر

کراچی ۱۲ اگست۔ پاکستان اسمبلی نے آج سولہ ممبروں پر مشتمل ایک سب کمیٹی قائم کی ہے جو شہریوں کے حقوق اور اقلیتوں کے مسئلہ پر غور کرے گی۔ اقلیتوں کی نمائندگی کے لئے اسمبلی کے باہر سے بھی ممبر لینے کی گنجائش رکھی گئی ہے مسٹر محمد علی جناح اس کمیٹی کے صدر ہوں گے۔ اسمبلی کے پریذیڈنٹ مسٹر جناح کی غیر حاضری میں مندرجہ ذیل اصحاب اسمبلی میں صدارت کے فرائض سرانجام دیا کریں گے۔ مسٹر تمیز الدین احمد، سردار بہادر خان، ملک عمر حیات پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور۔ مسٹر کرن شنکر رائے لیڈر کانگرس پارٹی۔

Digitized by Khilafat Library